REGD. NO. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ روزنامہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۱۸ شہادت ۱۳۴۰ ہش ۱۸ اپریل ۱۹۶۱ء نمبر ۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۸½ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کانگو کی پارلیمنٹ کا اجلاس فوراً بلانے اور نیا حفاظتی کمیشن بنانے کا فیصلہ

جنرل اسمبلی نے کانگو کے متعلق پاکستان کی قرارداد منظور کر لی

نیویارک ۱۷ اپریل۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کل رات ایک قرارداد منظور کی۔ جسے پاکستان نے سولہ دوسرے ملکوں سے مل کر پیش کیا تھا۔ اس قرارداد میں کانگو کی صورت حال کو بین الاقوامی امن وسلامتی کے لئے زبردست خطرہ قرار دیتے ہوئے کانگو کے ارباب اختیار سے کہا گیا ہے کہ وہ فوجی طریقوں کی بجائے پر امن طریقوں سے کانگو کا مسئلہ حل کرنے کی کوششیں کریں۔ اس قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ کانگو کی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے سب نظر بند ارکان اور دوسرے گرفتار شدہ سیاسی لیڈروں کو فوراً رہا کیا جائے اور کانگو کی پارلیمنٹ کا اجلاس بلا تاخیر طلب کیا جائے۔ (اقوام متحدہ ارکان پارلیمنٹ کے تحفظ کا اہتمام کرے) تاکہ پارلیمنٹ ایک قومی حکومت کے قیام اور ملک کے آئندہ آئینی ڈھانچہ کے بارہ میں ضروری فیصلے کر سکے قرارداد میں زور دیا گیا ہے کہ جنرل اسمبلی کے صدر کانگو کے لئے سات ارکان پر مشتمل نیا مصالحتی کمیشن بنائیں۔ تاکہ یہ کمیشن کانگو کا سیاسی بحران ختم کرنے اور ملک میں مصالحت کی فضا پیدا کرنے میں کانگو کے لیڈروں کو مدد دے سکے۔ قرارداد میں توقع ظاہر کی گئی ہے کہ کانگو کے حکام حفاظتی کونسل اور جنرل اسمبلی کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے میں تعاون کریں گے۔ اور اقوام متحدہ کو اس کے فرائض کی تکمیل میں پوری سہولتیں مہیا کریں گے جنرل اسمبلی نے کانگو کے متعلق دو اور قراردادیں بھی منظور کیں

"حضرت خواجہ غلام فرید صف اول کے صوفیائے کرام اور عالموں میں سے تھے"

"جشن فرید" کے موقعہ پر وزیر اطلاعات جناب اختر حسین کا خراج عقیدت

ملتان ۱۷ اپریل۔ پرسوں یہاں جشن فرید کی دو روزہ تقاریب کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اطلاعات و امور کشمیر مسٹر اختر حسین نے کہا کہ کلچر محض روایات کا نام نہیں۔ آپ نے کہا کہ جہاں غیر ملکی کلچر کی نقالی ہمارے لئے غیر موزوں ہے۔ وہاں تیز رو عہد جدید کے نئے خیالات اور احساسات سے بے توجہی ہمارے قومی کلچر کی ترقی کے لئے تباہ کن ہے۔ مسٹر اختر حسین نے حضرت خواجہ غلام فرید کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس علاقہ کی بلند مرتبت شخصیت تھے۔ اور اپنے زمانہ کے صف اول کے صوفیائے کرام اور عالموں میں سے تھے مسٹر اختر حسین نے کہا کہ خواجہ فرید نے اپنی شاعری میں اس علاقہ کے کلچر کی صحیح عکاسی کی ہے۔ اور فلسفی اور مفکر کی حیثیت سے بھی خواجہ فرید کا مقام بہت بلند ہے۔

صدر محمد ایوب خان نے "جشن فرید" کو کامیاب بنانے کے لئے پانچ ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے امیر آف بہاولپور نے بھی پانچ ہزار روپے دیئے ہیں۔ وزیر اطلاعات مسٹر اختر حسین نے ایک ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے۔

مجلس انصار سلطان القلم کا اجلاس

ربوہ۔ آج مورخہ ۱۷ اپریل، بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد محمود میں زیر اہتمام مجلس انصار سلطان القلم مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق بی۔ ایس سی ایک مقالہ بعنوان "مسیح کلمۃ اللہ" پیش کریں گے احباب شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔ صدر محلہ دار الصدر جنوبی

نگران بورڈ کے تعلق میں ضروری اعلان

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی

بعض احباب نگران بورڈ کے غور کے لئے اپنی طرف سے بعض تجاویز بھجواتے ہیں یا بعض نقائص کی طرف توجہ دلاتے ہیں مگر غلطی سے ایک ہی کاغذ میں متعدد تجاویز یا متعدد امور لکھ کر بھیج دیتے ہیں **یہ طریق درست نہیں** بلکہ ایک کاغذ میں ایک ہی تجویز یا ایک ہی امر لکھ کر بھجوانا چاہیئے کیونکہ نگران بورڈ نے بہر حال محکمہ متعلقہ سے رپورٹ لینے اور جواب حاصل کرنے کے بعد کارروائی کرنی ہوتی ہے اور اگر ایک ہی کاغذ میں متعدد امور درج ہوں تو اس معاملہ میں بہت مشکل پیش آ سکتی ہے۔

لہٰذا جو دوست نگران بورڈ کے غور کے لئے کوئی تجویز یا بات بھجوانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ایک کاغذ پر ایک ہی بات لکھ کر بھجوائیں اور اگر ان کے ذہن میں ایک سے زیادہ امور ہوں تو ان کے لئے علیحدہ علیحدہ کاغذات استعمال کریں تاکہ متعلقہ محکموں سے رپورٹ حاصل کرنے میں مشکل نہ پیش آئے۔ اس کے بغیر کوئی کارروائی نہیں ہو سکے گی۔ دوست نوٹ فرما لیں فقط والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۷/۴

ایک قابل تقلید نمونہ

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ —

مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سال سے فضل عمر ہسپتال کو مبلغ پچاس روپے ماہوار عطیہ ادا فرما رہی ہیں۔ اور یہ رقم وہ مکرم شیخ صاحب مرحوم کی طرف سے دے رہی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ اور مکرم شیخ صاحب مرحوم کے درجات بے حد بلند فرمائے

آمین ثم آمین

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اپریل ۶۱ء

جدید حالات میں اسلام کو پیش کرنیکی ضرورت

مسیح موعود علیہ السلام کی توجہات

پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اپنی تقریروں میں بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اسلام کو موجودہ حالات کی روشنی میں پیش کیا جائے چنانچہ حکومت پاکستان کا ایک پریس نوٹ بھی حال میں شائع ہوا ہے جس میں علماء کے جدید طریقوں پر تربیت حاصل کرنے کے متعلق کچھ اصلاحی اقدامات کئے گئے ہیں جن کا تھوڑا سا تذکرہ ہم نے الفضل کی گزشتہ اشاعت میں کیا ہے۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ

”اس امر پر غور کیا جا رہا ہے کہ کیونکر ضروری قابلیت رکھنے والے مذہبی اساتذہ کو ان اداروں میں مستحکم مستقبل کی پیشکش کی جا سکتی ہے۔ فی زمانہ قابل قدر اور قابل احترام مساجد کا انتظام بعض اوقات ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو موجودہ زمانہ کے نوجوانوں کو متاثر نہیں کر سکتے۔ متوازن تربیت رکھنے والے مذہبی اساتذہ کی کثیر تعداد کی ضرورت ہو سکتی ہے اور یہ ضرورت اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہے جب دار العلوم جیسے ادارے جن کی ملک میں خاص تعداد ہے اس ضرورت کو تسلیم کرنے اور اپنے نصاب تعلیم میں مناسب ترمیم کرنے کو تیار ہوں۔

محکمہ اوقاف سے ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کے لئے بھی کہا گیا ہے جہاں مذہبی امور سے واقف افراد عام مباحثہ اور تبادلہ خیالات کے لئے یکجا کئے جا سکیں۔ امید ہے کہ اس سے دینیات کا علم نیز موجودہ حالات کا علم رکھنے والے مذہبی لوگوں کو باہمی فائدہ پہنچے گا۔ اور ان میں ارتباط پیدا ہوگا۔“

یہ بات کہ موجودہ علوم وفنون کے پیش نظر اسلام کو ایک ایسی صورت میں پیش کرنے کی ضرورت ہے جو موجودہ علوم وفنون سے پیدا شدہ اعتراضات کا جواب ہو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو اپنی خداداد فراست سے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے ہی بھانپ لیا تھا۔ چنانچہ آپ نے اس کی وضاحت اپنے رسالہ فتح اسلام میں کی ہے۔ اور پھر آپ نے اپنی مشہور تصنیف ”آئینہ کمالات اسلام“ میں مزید وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”ادھر تو اندرونی طور پر یہ آفت ہے جس کا میں نے مجمل طور پر ذکر کیا ہے اور دوسری طرف مخالف قوموں کا کیا حال بیان کیا جاوے کہ وہ اعتراضات اور شبہات سے ایسے لدے ہوئے ہیں کہ جیسے ایک درخت کسی پھل سے لدا ہوا ہوتا ہے۔ ان کے کینے ہمارے زمانہ میں اسلام کی نسبت بہت بڑھ گئے ہیں اور ہر ایک نے اپنی طاقت اور استعداد کے موافق اسلام پر اعتراض کرنے شروع کئے ہیں اگر ہمارے مخالفوں میں سے کوئی شخص علم طبعی میں دخل رکھتا ہے تو وہ اسی طبعیانہ طرز سے اعتراض کرتا ہے اور یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اسلام علم طبعی کی ثابت شدہ صداقتوں کے مخالف بیان کرتا ہے۔ اور اگر کوئی مخالف طبابت اور ڈاکٹری میں کچھ حصہ رکھتا ہے تو وہ انہیں تحقیقاتوں کو سراسر دھوکہ دہی کی راہ سے اسلام پر اعتراض کرنے کے لئے پیش کرتا ہے۔ اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ گویا اسلام ان تجارب مشہودہ محسوسہ کے مخالف بیان کر رہا ہے۔ جو نئی تحقیقاتوں کے ذریعہ سے کامل طور پر ثابت ہو چکے ہیں اسی طرح حال کے علم ہیئت پر جس کو کچھ نظر ہے وہ اسی راہ سے تعلیم اسلام پر اپنے اعتراضات وارد کر رہا ہے غرض جہاں تک میں نے دریافت کیا ہے تین ہزار کے قریب اعتراض اسلام اور قرآن کریم کی تعلیم اور ہمارے سید و مولیٰ کی نسبت کوتہ بینوں نے کئے ہیں اور اگرچہ بظاہر ان اعتراضات کا ایک طوفان برپا ہونے سے ایک سرسری خیال سے قلق اور غم پیدا ہوتا ہے مگر جب غور سے دیکھا جائے تو یہ اعتراضات اسلام کے لئے مضر نہیں ہیں بلکہ اگر ہم آپ ہی غفلت نہ کریں تو اسلام کے مخفی دقائق و حقائق کے کھلنے کے لئے حکمت خداوندی نے یہ ایک ذریعہ پیدا کر دیا ہے تا ان معارف جدیدہ کی روشنی سے جو اس تقریب سے غور کرنے والوں پر کھلیں گے۔ اور کھل رہے ہیں حق کے طالب ان ہولناک تاریکیوں سے بچ جائیں جو اس زمانہ میں رنگا رنگ کے پیرایوں میں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ ہاں یہ اعتراضات غفلت کی حالت میں سخت خوف کی جگہ ہیں اور ایک ضلالت کا طوفان برپا کرنے والے معلوم ہوتے ہیں اور مجرد اسلامی عقاید کا یاد رکھنا یا پرانی کتابوں کو دیکھنا ان سے محفوظ رہنے کے لئے کافی نہیں اور حقیقت شناس لوگ سمجھتے ہیں کہ اس زمانہ کے ان اعتراضات سے ایک بھاری ابتلا مسلمانوں کے لئے پیش آ گیا ہے اور اگر مسلمان لوگ اس بلا کو تغافل کی نظر سے دیکھیں گے تو رفتہ رفتہ ان میں اور ان کی ذریت میں یہ زہرناک مادہ اثر کرے گا یہاں تک کہ ہلاکت تک پہنچائے گا۔ وہ ایمان جو بُرے ارادوں اور لغزشوں پر غالب آتا ہے بجز عرفان کی آمیزش کے کبھی ظہور پذیر نہیں ہو سکتا پس ایسے لوگ کیونکر خطرات لغزش سے محفوظ رہ سکتے ہیں جو قرآن کریم کی خوبیوں سے ناواقف اور بیرونی اعتراضات کے دفع کرنے سے عاجز اور کلام الٰہی کے حقائق اور معارف عالیہ سے منکر ہیں بلکہ اس زمانہ میں ان کا وہ خشک ایمان سخت معرض خطر میں ہے اور کسی ادنیٰ ابتلا کے تحمل کے قابل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ پر اسی شخص کا ایمان مستحکم ہو سکتا ہے جس کا اسکی کتاب پر ایمان مستحکم ہو۔ اور اس کی کتاب پر تبھی ایمان مستحکم ہو سکتا ہے کہ جب بغیر حاجت منقولی معجزات کے کہ جو اب آنکھوں کے سامنے بھی موجود نہیں ہیں خود خدا تعالیٰ کا پاک کلام اعلیٰ درجہ کا معجزہ اور معارف و حقائق کا ایک ناپیدا کنار دریا نظر آوے پس جو لوگ ایک مکھی کی نسبت تو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس میں بے شمار عجائبات قدرت قادر ایسے موجود ہیں کہ کوئی انسان خواہ وہ کیسا ہی فلاسفر اور حکیم ہو ان کی نظیر نہیں بنا سکتا۔ اور ایک جَو کی نسبت ان کو یہ اعتقاد ہے کہ اگر تمام دنیا کے حکیم قیامت کے دن تک اس کے عجائبات اور خواص مخفیہ کو سوچیں تب بھی یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے وہ تمام خواص دریافت کر لئے ہیں لیکن یہی لوگ مسلمان کہلا کر اور مسلمانوں کی ذریت کہلا کر قرآن کریم کی نسبت یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ بجز موٹے الفاظ اور سرسری معنوں کے اور کوئی باریک حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور کلام الٰہی کے نکات اور اسرار اور معانی کو اس حد تک ختم کر بیٹھے ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بقدر ضرورت وقت و بلحاظ موجودہ استعداد کے فرمائے تھے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ تمام فرمودہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم باستیفا ضبط میں بھی نہیں آیا اور نہ جیسا کہ چاہئے محفوظ رہا۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے اسرار جدیدہ قرآنیہ کے دریافت کرنے سے بکلی فارغ اور لاپرواہ ہیں۔“

ہم نے یہاں طوالت کے خوف سے صرف تھوڑا سا حصہ نقل کیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ پر نہایت جید طریقے سے بحث کی ہے اور اسکے ہر پہلو کو لے کر نہایت وضاحت اور تفصیل سے بتایا ہے کہ آج اسلام کو جو قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ کی آخری ہدایت ہے موجودہ زمانے میں پیش کرنے کے لئے کن امور کی ضرورت ہے۔ تاکہ موجودہ علوم وفنون کی ترقی کی وجہ سے اور نئے فلسفوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کے دین کے متعلق جو وساوس پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کو دور کیا جاوے۔ اور اسلام کا صحیح صحیح چہرہ موجودہ ذہنیت کے سامنے کھول کر رکھا جائے۔ اور جو سائنس اور فلسفہ کی پیدا کردہ رکاوٹوں کو دین کے راستہ سے ہٹا دے اور تمام دنیا اسلام کی آغوش میں آ کر روحانیت میں بھی اس کمال کے درجہ پر پہنچ جائے جس کمال پر وہ مادی ترقی میں پہنچ گئی ہے ٭

مفت لٹریچر

حسب ذیل لٹریچر کا ایک ایک نسخہ ہر دوست کے مطالبہ پر مفت بھجوایا جا سکتا ہے۔

۱۔ خلاصہ مطالبات تحریک جدید۔
۲۔ سادہ زندگی (ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)
۳۔ افریقہ میں تبلیغ اسلام (معہ تصاویر)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجالس انصار اللہ قائم کی جائیں

تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان جماعتوں میں جہاں چالیس سال سے اوپر عمر کے احمدی احباب موجود ہیں وہاں پر مجلس انصار اللہ کا قائم ہونا ضروری ہے اس لئے ان جگہوں پر جہاں ابھی تک مجلس قائم نہیں ہوئی وہاں پریذیڈنٹ صاحب یا امراء صاحبان اپنی نگرانی میں مجلس قائم کریں اور زعیم کا انتخاب کر کے صدر مجلس مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں برائے منظوری بھجوائیں۔

ہم اس سلسلہ میں علیحدہ خطوط بھی لکھ رہے ہیں لیکن اگر کسی جماعت میں یہ خطوط نہ پہنچیں تو اس کا یہ مطلب نہ لیا جائے کہ وہاں پر مجلس کے قیام کی ضرورت نہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دُنیا کی موجودہ بے چینی کا اسلام کیا علاج پیش کرتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک پُر معارف تقریر

فرمودہ ۹/ اکتوبر ۱۹۴۶ء بمقام نئی دہلی

(قسط نمبر ۳)

دیکھ لو سائنسدان کبھی آپس میں اختلاف کی وجہ سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے۔ اس کی

کئی مثالیں موجود ہیں

کہ ایک سائنسدان نے ایک لمبی تحقیق کے بعد ایک تھیوری نکالی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد کسی دوسرے سائنسدان نے اس کی تحقیقات کو غلط ثابت کر دیا۔ اور اس نے ایک جدید تھیوری قائم کر دی۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ ایک دوسرے کی تھیوریوں کو غلط ثابت کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان میں کبھی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا کہ تم نے میری تھیوری کو کیوں غلط قرار دے دیا۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح میرا حق ہے کہ میں کبھی کوئی تھیوری نکالوں۔ اسی طرح دوسرے کا حق ہے کہ وہ بھی تحقیقات کرے اور اگر اسے مجھ سے کوئی بہتر چیز معلوم ہو۔ تو وہ بے شک میری بات کو غلط قرار دے دے۔ لیکن عام لوگ یہ فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ چاہے کچھ ہو ہم نے اپنے ماں باپ کے مذہب کو نہیں چھوڑنا اس لئے وہ دوسرے مذاہب کے خلاف اپنے دلوں میں ضد اور عداوت لئے بیٹھے رہتے ہیں۔ پس پہلی بات یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص تحقیق حق کرے۔

دوسری بات یہ ہے

کہ ضد نہ کرے۔ اگر تحقیقات کرنے کے بعد اس پر حق کھل جائے تو اسے بخوشی تسلیم کرلے اور اس کے قبول کرنے میں کسی تامل سے کام نہ لے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ کہ ایک شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ حق بات کیا ہے لیکن وہ اس کے قبول کرنے سے گریز کرے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض دفعہ حق کے قبول کرنے میں کئی قسم کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن ان تکالیف سے ڈر کر حق کو چھوڑ دینا بھی نہایت ہی کم ہمتی ہے۔ گلیلو نے یہ تحقیقات کی کہ زمین چپٹی نہیں بلکہ گول ہے۔ جب یہ خبر شائع ہوئی تو پوپ نے اس کے خلاف کفر کا فتوےٰ دے دیا۔ کہ یہ بات بائیبل کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ اس فتوے کی وجہ سے گلیلو پر لوگوں نے مظالم کرنے شروع کر دیئے کچھ مدت تک وہ ان مظالم کو برداشت کرتا رہا آخر تنگ آکر اس نے کہہ دیا کہ

اصل بات یہ ہے

کہ شیطان میرے دماغ پر غالب آگیا تھا اس لئے میں نے یہ کہہ دیا۔ کہ زمین گول ہے زمین گول نہیں بلکہ چپٹی ہے۔ اس طرح اس کو لوگوں کے مظالم سے تنگ آکر صداقت کو چھوڑنا پڑا۔ اس کے مقابلہ میں بعض لوگ ایسے ہوتے جو کہتے ہیں کہ ہم نے ماننا ہی نہیں۔ چاہے ہمیں صداقت بھی نظر آجائے۔ ہمارے پاس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال موجود ہے۔ آپ کے پاس کچھ یہودی آئے۔ اور انہوں نے آپ سے باتیں کیں۔ جب مجلس سے اٹھ کر باہر نکلے۔ تو ایک دوسرے کو کہنے لگا کہ بتاؤ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی باتوں کا تم پر کیا اثر ہوا۔ دوسرے نے کہا تورات کی پیشگوئیاں تو اس پر پوری ہو چکی ہیں .... اس پر وہ کہنے لگا پھر کیا فیصلہ ہے۔ اس نے کہا فیصلہ کیا۔ جب تک دم میں دم ہے اس کو نہیں ماننا۔ تو جب انسان ضد پر قائم ہو جائے تو لازمی بات ہے کہ وہ حق کو نہیں پا سکتا۔ پس دوسری چیز یہ ہے کہ ہر انسان اپنے دل سے ضد کو نکال دے۔ اور اپنے آپ کو اس بات پر آمادہ کرلے کہ جہاں کہیں سچائی مل جائے گی میں اسے قبول کر لوں گا۔

ضد تبھی پیدا ہوتی ہے

جب وہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں کسی حالت میں بھی اپنے مذہب کو نہیں چھوڑونگا۔ تیسری ضروری بات یہ ہے کہ اختلاف مذہب کو کبھی وجہ فساد نہ بنایا جائے۔ ہر انسان اپنے دل میں یہ فیصلہ کرلے کہ تحقیق کرکے کوئی فیصلہ کرونگا اگر حق مل گیا تو قبول کر لوں گا۔ اور اگر حق مجھ پر نہ کھلا تو لڑائی جھگڑا نہیں کروں گا۔ بلکہ خاموش ہو جاؤں گا۔ جب کوئی شخص تحقیق حق کرے گا۔ تو دو ہی پہلو ہوں گے۔ یا تو اس پر حق کھل جائیگا۔ اور یا نہیں کھلے گا۔ اگر وہ اس نیت سے تحقیق حق کرے گا کہ اگر حق کھل گیا تو مان لونگا۔ اور اگر حق مجھ پر نہ کھلا تو لڑوں گا نہیں۔ تو ایسا شخص صداقت معلوم ہونے پر اسے قبول کرنے سے ہچکچائیگا نہیں۔ اور اگر اسے صداقت نہ ملی تو وہ خاموش ہو جائیگا۔ اور لڑائی جھگڑے کا بازار گرم نہیں کرے گا۔

آخر کیا وجہ ہے

کہ ہم اس اختلاف کو برداشت نہ کریں۔ جبکہ پہلے لوگ بھی دوسروں سے اختلاف کرتے چلے آئے ہیں۔ جب حضرت کرشنؑ اور حضرت رام چندر جیؑ نے دعوےٰ کیا تو کیا انہوں نے پہلے لوگوں سے اختلاف کیا تھا یا نہیں۔ اگر اختلاف کیا تھا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج ان کے ماننے والے اس اختلاف کو برداشت نہیں کرتے۔ اور ٹھنڈے دل سے غور نہیں کرتے۔ جب زرتشتؑ نے نبوت کا دعوےٰ کیا تھا تو کیا انہوں نے پہلے لوگوں سے اختلاف نہیں کیا تھا۔ اگر انہوں نے پہلے لوگوں سے اختلاف کیا تھا تو کیا وجہ ہے آج حضرت زرتشتؑ کے ماننے والے دوسروں کے اختلاف کو برداشت نہیں کرتے۔ جب حضرت عیسےٰؑ اور حضرت موسےٰؑ نے اپنے زمانہ میں نبوت کا دعوےٰ کیا۔ تو کیا انہوں نے پہلے لوگوں سے اختلاف کیا تھا یا نہیں۔ اگر انہوں نے اختلاف کیا تھا تو کیا وجہ ہے کہ آج ان کے ماننے والے دوسروں کے اختلاف کو برداشت نہیں کرتے اگر ان کو اپنے اپنے زمانہ میں دوسروں سے اختلاف کرنے کا حق تھا تو کیا وجہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ پس

گذشتہ انبیاء کے اتباع

کو کسی طرح بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے دشمنی اور بغض رکھیں۔ اسلام اس بات سے سختی سے منع کرتا ہے۔ کہ کسی شخص سے محض مذہبی اختلافات کی وجہ سے بغض و عناد رکھا جائے۔

ہمارے سامنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ موجود ہے۔ آپ کے گھر ایک یہودی آیا۔ آپ نے اسکو اپنا مہمان ٹھہرایا۔ وہ یہودی آپؐ سے بہت کینہ اور بغض رکھتا تھا۔ صبح جاتے وقت وہ بستر پر پاخانہ پھر گیا۔ اس وقت بستر بہت سادہ ہوتے تھے۔ عام طور پر ایک ہی کپڑا ہوتا تھا۔ توشکوں وغیرہ کا استعمال ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کو دھونا شروع کیا۔ خادمہ جو پانی ڈال رہی تھی۔ اس کے منہ سے غصہ کی وجہ سے یہ فقرہ نکلا کہ خدا اس کا بیڑا غرق کرے کتنا برا آدمی تھا کہ رات اس بستر میں سویا ہے اور صبح جاتی دفعہ اس میں پاخانہ پھر گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو برا بھلا کہنے سے فوراً روک دیا۔ اور فرمایا اسے برا نہ کہو خدا جانے اسے کیا تکلیف تھی۔ پس اختلاف کو وجہ فساد بنانا عقلمندی نہیں۔ اور اس اختلاف پر لڑنے سے کبھی بھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ تین چیزیں پیدا ہو جائیں۔ تو یہ خدا تعالےٰ کی بادشاہت کے قائم ہو سکتی ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے

کہ دنیوی طور پر حکومتوں کے اختلاف کس طرح مٹ سکتے ہیں؟

اس سوال کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں کہ موجودہ زمانہ میں یہ چیز بظاہر مشکل نظر آتی ہے۔ لیکن ناممکن نہیں۔ یہ دوسری قسم کا اختلاف دنیا میں پارٹی سسٹم کی وجہ سے تقویت پکڑ رہا ہے۔ اس سسٹم کی وجہ سے ایک حکومت دوسری حکومت سے اختلاف رکھتی ہے۔ بلکہ حکومتوں کے اندر بھی یہ فساد پایا جاتا ہے۔ مگر ہم ان کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اس کا فیصلہ خود حکومتیں ہی کر سکتی ہیں اب میں یہ بیان کرونگا۔ کہ

اسلامی تعلیم

ایسے حالات میں ہماری کیا راہنمائی کرتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ دنیا اس پر عمل کرے یا نہ کرے۔ کیونکہ یہ میرے اختیار کی بات نہیں۔ میں بادشاہ نہیں ہوں کہ کسی کو یہ بات منوا سکوں نہ میں ہندوستان والوں کو اپنی بات منوا سکتا ہوں اور نہ ہی انڈونیشیا والوں اور فلسطین کے لوگوں کو اپنی بات منوا سکتا ہوں۔ میرے پاس سوائے دلیل کے اور کوئی طاقت نہیں۔ پس اگر کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ تمام دنیا کا اتحاد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ تو میں یہی کہوں گا کہ بظاہر ناممکن ہے۔ ہاں اسلام نے ہمیں یہ بتایا ہے۔ کہ اگر ساری دنیا میں ایک حکومت قائم نہ ہو سکے تو تمام حکومتیں مل کر ایک ایسا نظام قائم کریں جو کہ امن کے قائم مقام ہو سکے۔ یورپ میں جب

لیگ آف نیشنز

کا تقرر ہوا۔ تو اسے یورپ نے اپنی بہت بڑی ایجاد سمجھا۔ لیکن وہ لیگ آف نیشنز

کا میاب نہ ہو سکی کیونکہ اس میں بعض خامیاں تھیں۔ لیکن قرآن کریم نے جو

لیگ آف نیشنز

بیان کی ہے وہ ایسی مکمل اور ایسی مضبوط ہے کہ اس پر چلنے سے کوئی مشکل باقی نہیں رہتی میں نے ۱۹۲۴ء میں جو مضمون ویمبلے کانفرنس لنڈن کے لئے تیار کیا تھا اس میں میں نے اس مضمون کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان طائفتٰن من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدٰھما علی الاخرٰی فقاتلوا التی تبغی حتّٰی تفیٓء الٰی امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل و اقسطوا ان اللہ یحب المقسطین (حجرات ع ۱)

یعنی اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کی آپس میں صلح کرا دو۔ یعنی دوسری قوموں کو چاہیے کہ بیچ میں پڑ کر ان کو جنگ سے روکیں اور جو جنگ کا اصل باعث ہو اس کو سمجھائیں اور ہر ایک کو اس کا حق دلائیں۔ لیکن اگر صلح ہو جانے کے بعد ان میں سے ایک قوم دوسری قوم پر حملہ کر دے اور مشترکہ انجمن کا فیصلہ نہ مانے تو سب قومیں مل کر اس سے لڑیں یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ یعنی ظلم سے دستکش ہو جائے پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے

. . . .

. . . .

ان دونوں قوموں میں پھر صلح کرا دو۔ مگر انصاف اور عدل سے کام لو اور صلح کرتے وقت اپنے فوائد سامنے نہ رکھا کرو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام

حکومتوں کا فرض

قرار دیا ہے . . . .

. . . . کہ وہ لڑنے والی حکومتوں کی آپس میں صلح کرائیں اور جو حکومت فساد کرے۔ سب حکومتیں مل کر اس کا مقابلہ کریں یہاں تک کہ وہ ہتھیار رکھ دے۔ اور صلح کے لئے تیار ہو جائے اور جب صلح کرائی جائے۔ تو عدل و انصاف سے کام لیا جائے۔ اور بندر بانٹ کی طرح حکومتیں خود ہی حصہ دار نہ بن بیٹھیں۔ کہتے ہیں دو بلیوں نے کسی گھر سے پنیر چرایا اور فیصلہ کیا کہ چلو بندر کے پاس چل کر اس سے تقسیم کرا لیں وہ پنیر لے کر بندر کے پاس گئیں۔ بندر ترازو لے کر بیٹھ گیا۔ اور اس نے پنیر تقسیم کرنا شروع کیا۔ جس طرف پلڑا ذرا بھاری ہوتا اس طرف سے وہ اتنا زیادہ پنیر اٹھا لیتا کہ دوسری طرف بھاری ہو جاتی اور وہ پنیر خود کھا لیتا۔ پھر دوسری طرف سے ایک کافی حصہ اٹھا لیتا اور کھا جاتا۔ اس طرح اس نے اکثر حصہ پنیر کا کھا لیا۔ اور جو تھوڑا سا باقی رہ گیا۔ اس کے متعلق کہنے لگا کہ یہ میرے تقسیم کرنے کی اجرت ہے۔

یہی حال یورپ والوں کا ہے

جب وہ صلح کرانے لگتے ہیں۔ تو اپنے مطالبات لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کہ ہم نے تمہاری صلح کرائی ہے۔ اس کے عوض میں ہمیں اپنے ملک کا فلاں فلاں حصہ دے دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے یہ چیز آئندہ کے لئے زیادہ بغض اور حسد پیدا کرتی ہے۔ پس سارے جھگڑے پارٹی بازی کی وجہ سے ہیں۔ مختلف حکومتوں کو یہ یقین ہے۔ کہ ان کی قومیں صرف اس خیال سے کہ وہ ان کی حکومتیں ہیں ان کا ساتھ دینے کو تیار ہیں۔ اس لئے وہ بے خوف ہو کر دوسری حکومتوں پر حملہ کر دیتی ہیں اس وقت قومی تعصب اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اپنی قوم کا سوال پیدا ہوتا ہے تو سب لوگ بلا غور کرنے کے ایک آواز پر جمع ہو جاتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ اگر ہماری حکومت کی غلطی ہے تو ہم اسے سمجھا دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زیادتی کرنے والی حکومت کو اس کی زیادتی سے روکو۔ اور ان حکومتوں کی آپس میں صلح کرا دو۔ اور کوئی

نئی شرائط پیش نہ کرو

اور نہ ہی تم اپنے مطالبات منوانے کی کوشش کرو۔ لیکن موجودہ جنگ کا ہی حال دیکھ لو کہ حکومتیں طاقت کے زور پر اپنے حصے مانگ رہی ہیں اور چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس طریق کو اختیار کرنے سے کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جیسی آزادی کی ضرورت روس کو ہے یا جیسی آزادی کی ضرورت برطانیہ کو ہے یا جیسی آزادی کی ضرورت امریکہ کو ہے اسی طرح کی آزادی کی ضرورت چھوٹی حکومتوں کو بھی ہے آزادی کے لحاظ سے پوائنٹ سب کے لئے ایک جیسا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ان بڑی حکومتوں کے دماغ تو انسانوں کے دماغ ہیں۔ لیکن چھوٹی حکومتوں کے دماغ جانوروں کے دماغ ہیں جیسے وہ انسان ہیں ویسے ہی یہ انسان ہیں اور آزادی کا جیسا احساس ان بڑی حکومتوں کو ہے ویسا ہی ان چھوٹی حکومتوں کو ہے۔ کیا ہالینڈ کا ایک آدمی ویسے ہی احساسات نہیں رکھتا۔ جیسے احساسات برطانیہ کا آدمی رکھتا ہے۔ جب احساسات ایک جیسے ہیں تو پھر بڑی حکومت کا

چھوٹی حکومت پر دباؤ

ڈالنا انصاف پر مبنی نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک شخص چار فٹ کا ہو اور دوسرا سات فٹ کا ہو۔ اور سات فٹ کا آدمی چار فٹ والے کو کہے کہ میرا حق ہے کہ میں تمہیں گالیاں دے لوں یا تمہارے منہ پر تھپیڑ مار لوں کیونکہ میں سات فٹ کا ہوں اور تم چار فٹ کے ہو۔ تو کیا کوئی حکومت اسے جائز سمجھے گی۔ وہ کہے گی کہ جیسے دماغ سات فٹ والے کا ہے ویسا ہی دماغ چار فٹ والے کا ہے اور جو حقوق سات فٹ والے کے ہیں وہی حقوق چار فٹ والے کے ہیں۔ لیکن جب آزادی اور حریت کا سوال آتا ہے تو چھوٹے ملکوں اور بڑے ملکوں میں امتیاز کیا جاتا ہے اور چھوٹے ملکوں کے لئے حریت ضروری نہیں خیال کی جاتی حالانکہ آزادی کی ضرورت جیسے بڑی حکومتوں کو ہے ویسی کی ضرورت چھوٹی حکومتوں کو ہے۔

(باقی)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میری اہلیہ بلقیس بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا مراد بیگ صاحب آف کھدریا' کی وفات پر خاکسار کو طبعی صدمہ ہوا مگر یہ دیکھ کر دل مطمئن ہو جاتا ہے کہ مرحومہ کا انجام بخیر ہوا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جنازہ پڑھا اور کندھا دیا۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک جملہ احباب ربوہ۔ مکرم مولوی عبد المغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم اور جملہ افراد جماعت جہلم نیز مرحومہ کے غیر احمدی رشتہ داروں کا بہت شکر گذار ہوں کہ ان سب نے تجہیز و تکفین کے مختلف مراحل پر بہت ہی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ ان بہنوں اور بھائیوں کا جنہوں نے بذریعہ خطوط ہمدردی فرمائی شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ورثاء کا حامی و ناصر ہو اور خاتمہ نیک ہو۔ آمین

خاکسار (ڈاکٹر) محمد انور امیر جماعت احمدیہ جہلم ... والہ

انصار اللہ (شعبہ تربیت) سچائی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں ایسا کوئی بھی نہیں ہوگا۔ جو بغیر کسی تحریک کے خواہ مخواہ جھوٹ بولے۔ پس ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے حقیقی اخلاق میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقعہ وہی ہے۔ جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو۔ اس میں خدا کی یہ تعلیم ہے۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ فلا یأب الشھدآء اذا ما دعوا۔ ولا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ اٰثم قلبہ۔ واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربٰی۔ کونوا قوامین بالقسط شھدآء للہ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین والاقربین۔ ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا والصادقین والصادقات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ لا یشھدون الزور

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

عازمین حج بیت اللہ

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں بعض ان احمدی احباب کے نام دیئے جا چکے ہیں جو امسال حج بیت اللہ کے ارادہ سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس اعلان کے بعد دو اور دوستوں کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ بھی فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے جا رہے ہیں ان میں ایک محترم میاں بشیر احمد صاحب آف جھنگ ہیں۔ اور دوسرے محترم محمد اقبال صاحب پراچہ جنرل بس سٹینڈ سرگودھا ہیں۔ آپ انشاء اللہ ۱۱ مئی ۱۹۶۱ء کو بذریعہ سفینۂ حجاج کراچی سے روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت تمام عازمین حج کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(والسلام نور الحق انور مہتمم اصلاح و ارشاد)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تاریخ اسلام کا ایک ورق

ثمامہ بن اثال کا قبول اسلام

ثمامہ بن اثال قبیلہ بنو حنیفہ کا ایک بااثر رئیس تھا اور یمامہ کا رہنے والا تھا۔ اسلام کے ساتھ شدید عداوت رکھتا تھا۔ اس کی اسلام دشمنی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اور ایک دفعہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا خاص ایلچی اس کے علاقہ میں گیا تو اس نے تمام مروجہ قوانین جنگ کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے قتل کرنے کی بھی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اس کے ان ارادوں کو ناکام بنا دیا۔

سنہ ۶ھ کے ابتدائی ایام کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل نجد کی طرف سے خطرہ کی اطلاعیں پہنچیں۔ حضور اقدسؐ نے تیس سواروں کا ایک دستہ اپنے ایک صحابی محمد بن مسلمہ انصاریؓ کی قیادت میں نجد کی طرف روانہ فرمایا۔ جب یہ دستہ نجد کے علاقہ میں پہنچا تو کفار کے قلوب میں مسلمانوں کی کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ وہ معمولی سے مقابلہ کے بعد بھاگ نکلے اور مسلمانوں کا یہ دستہ چند مشتبہ لوگوں کو گرفتار کر کے واپس چلا آیا۔ انہی گرفتار شدہ لوگوں میں ثمامہ بن اثال بھی تھا۔ جب اسے گرفتار کیا گیا تو مسلمانوں کو یہ علم نہ تھا کہ یہ کون ہے۔ اسے صرف شبہ کی بنا پر گرفتار کیا گیا تھا۔ ثمامہ نے بھی اپنی حقیقت ظاہر نہ ہونے دی۔ کیونکہ اسے ڈر تھا کہ اگر مسلمانوں کو پتہ لگ گیا کہ میں ثمامہ ہوں تو میری معاندانہ کارروائیوں کی بناء پر شاید وہ مجھ پر سختی کریں۔

مدینہ پہنچ کر جب جنگی قیدیوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو آپ نے ثمامہ کو فوراً پہچان لیا اور صحابہ کو بتا دیا کہ یہ کون ہے۔ لیکن حضورؐ نے خاص طور پر یہ ہدایت فرمائی کہ ثمامہ کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے۔ آپؐ کے حسن سلوک کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آپؐ نے اندرون خانہ تشریف لے جا کر یہ ارشاد فرمایا کہ جو کچھ گھر میں کھانے کے لئے موجود ہے وہ ثمامہ کے لئے باہر بھجوا دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی آپؐ نے صحابہؓ کو یہ ہدایت بھی فرمائی کہ ثمامہ کو بجائے کسی اور جگہ قید رکھنے کے مسجد نبوی کے صحن میں رکھا جائے تا کہ وہ نمازوں دعاؤں اور حضورؐ کی پاک مجالس کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر روز صبح کے وقت ثمامہ کے پاس تشریف لے جاتے اس سے اس کا حال پوچھتے اور پھر دریافت فرماتے کہ ثمامہ! اب تمہارا کیا ارادہ ہے ثمامہ جواب دیتا اگر آپ مجھے قتل کروا دیں تو یہ آپ کا حق ہے۔ لیکن آپ اگر احسان کریں تو میں آپ کا شکر گزار ہوں گا اور اگر آپ فدیہ لے کر مجھے رہا کرنا چاہیں تو بھی فدیہ پیش کرنے کے لئے بھی تیار ہوں۔

تیسرے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فطرت شناسی طبیعت نے ثمامہ کی باتوں سے اندازہ لگا لیا کہ اس کا دل اسلام کی طرف مائل ہو چکا ہے۔ آپؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ ثمامہ کو رہا کر دیا جائے۔ چنانچہ اسے فوراً رہا کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد ثمامہ بسرعت مسجد سے نکل کر کہیں چلا گیا۔ صحابہؓ نے یہ سمجھے کہ وہ اپنے وطن واپس چلا گیا ہے۔ لیکن ان کا یہ اندازہ غلط تھا۔ درحقیقت ثمامہ کا دل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر اور حضور کی پاک مجالس اور نمازوں کا روح پرور نظارہ دیکھ کر اسلام کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ وہ ایک قریب کے باغ میں گیا اور وہاں جا کر غسل کیا اور پھر واپس آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا! یا رسول اللہ! میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیعت قبول فرمائی۔ اور اس طرح اسلام کا یہ شدید دشمن اسلام میں داخل ہو گیا۔ مسلمان ہونے کے ساتھ ہی اس میں جو عظیم الشان روحانی تغیر پیدا ہوا اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک وقت تھا کہ مجھے آپ سے آپ کے دین سے اور آپ کے شہر سے سب سے زیادہ دشمنی تھی۔ لیکن اب مجھے آپؐ کا وجود اطہر آپ کا پاک دین اور آپ کا شہر دنیا کی سب سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے۔

مسلمان ہونے کے بعد ثمامہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مکہ مکرمہ میں جا کر عمرہ کرنے کی اجازت حاصل کی۔ اور پھر خانہ کعبہ میں حاضر ہو کر عمرہ کیا۔ قریش مکہ نے جب یہ سنا کہ یہ شخص مسلمان ہو گیا ہے تو ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ انہوں نے ثمامہ کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کرنا چاہا۔ لیکن پھر اس خیال سے انہوں نے اسے رہا کر دیا کہ ثمامہ ایک ایسے علاقہ کا رئیس ہے جس کے ساتھ اہل مکہ کے گہرے تجارتی تعلقات ہیں۔ مکہ سے رخصت ہو کر ثمامہ اپنے وطن یمامہ میں پہنچے۔ وہاں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے جو کارروائی کی وہ یہ تھی کہ اس نے یمامہ میں مکہ کے قافلوں کی آمد و رفت بند کر دی چونکہ مکہ کی غذائی ضروریات کا بڑا حصہ یمامہ کے علاقہ سے ہی آتا تھا اس لئے تجارت کے بند ہو جانے سے قریش مکہ سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ بالآخر مجبور ہو کر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خط لکھا کہ ہم بہر حال آپ کے بھائی بند ہیں ہمیں اس مصیبت سے نجات دلائیں۔ قریش نے صرف خط لکھنے پر ہی اکتفا نہ کی بلکہ اپنے ایک نمائندہ کو بھی حضور اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا جس نے قریش مکہ کی مصیبت کا اظہار کر کے رحم کی درخواست کی۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ثمامہ بن اثال کو ہدایت بھجوا دی کہ اہل مکہ کے قافلوں پر سے پابندی ہٹا لی جائے۔ چنانچہ ثمامہ نے یہ پابندی ہٹا لی۔

قبول اسلام کے بعد ثمامہ کو بہت سی دینی خدمات کا موقع ملا۔ یمامہ کے بہت سے لوگ اس کے ذریعہ سے مسلمان ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب مسیلمہ کا فتنہ اٹھا تو اسی نے اپنی مخلصانہ جد و جہد سے بہت سے لوگوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھا اور اسکے مٹانے میں خاص خدمات سر انجام دیں۔

(خورشید احمد)

دفتری کی ضرورت

نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ایک دفتری کی ضرورت ہے خواہشمند احباب کے لئے مرکز میں خدمت کرنے کا موقع بھی ہے۔ درخواست دہندہ کے لئے کم از کم مڈل تک تعلیم ضروری ہے اور درخواست دہندہ محنتی۔ دیانتدار ہو۔ درخواست کے ہمراہ مقامی امیر صاحب جماعت احمدیہ کی رپورٹ اور سفارش کا ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ -/۲۵ روپے ماہوار دی جائے گی اور مہنگائی الاؤنس -/۲۵ روپے ماہوار ہوگا۔ پہلے ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں ۳۵ - ۱½ - ۵۰ کے گریڈ میں مستقل کر دیا جائے گا۔ درخواستیں یکم مئی تک نظارت بیت المال ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

شکریہ احباب

میرے والد صاحب محترم ۲۶-۳-۶۱ کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ ان کی وفات پر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت نے کثرت کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے چونکہ فرداً فرداً میرے لئے جواب دینا مشکل ہے اس لئے بذریعہ اخبار میں سب دوستوں، بزرگوں اور عزیزوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین۔

والد بزرگوار بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرماوے اور ہمیں انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

(مبشر احمد طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ پسرور (سیالکوٹ))

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بھائی قاضی حبیب الدین صاحب بنگال میں اپنی ملازمت کی توسیع کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ آخری فیصلہ ہونے والا ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

(قاضی رشید الدین واقف زندگی ربوہ)

۲۔ میری دو بچیاں عزیزہ شاہدہ و راشدہ علی الترتیب میٹرک و نویں کے امتحانات دے رہی ہیں۔ ان کی اعلےٰ کامیابی کے لئے بھائیوں اور بہنوں سے درخواست دعا ہے نیز ان بچیوں کے دادا جان ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک اور ان کی دادی جان دونوں بیمار اور صاحب فراش ہیں۔ ان کی مکمل صحت اور تندرستی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(بیگم عبد الغفور خان کڑک پاک ریز ایکسرے لاہور)

(انصار اللہ شعبہ تربیت)

تمباکو نوشی ایک لغو فعل ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے۔ لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے والذین ھم عن اللغو معرضون۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے۔ ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ہوتا۔ تو آپؐ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے"

(فتویٰ ۲۹۵ ۔ بحوالہ الحکم ۲۴؍۵؍۰۳) (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

دار القضاء کے اعلانات

(۱) بسلسلہ اراضی اسلام پور اسٹیٹ (سندھ) ایک رقم مبلغ -/۵۶۰ روپے مکرم جمعدار دین محمد صاحب بھٹی ولد چوہدری سکندر خانصاحب راولپنڈی شہر بشمول چوہدری شاہ دین ولد منگا تیلی صاحب سابق سکونت شکار ضلع گورداسپور درج ہے۔ مگر جمعدار صاحب مذکور کا بیان ہے کہ اس رقم میں چوہدری شاہ دین صاحب شریک نہیں ہیں۔ چوہدری شاہ دین صاحب سے اس کے متعلق محمود آباد اسٹیٹ کنری کے پتہ پر دریافت کیا گیا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ اب بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر چوہدری شاہ دین صاحب یا ان کے ورثاء میں سے کوئی صاحب بیس دن تک اپنی شراکت ثابت کردیں تو ان کو شریک سمجھا جائے گا۔ ورنہ یہ ساری رقم جمعدار دین محمد صاحب کی تصور کرلی جائے گی۔

(۲) مکرم نذیر احمد صاحب ولد مکرم فقیر محمد صاحب مرحوم ساکن محلہ دار الیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ وفات پاچکی ہیں۔ مرحومہ کی ایک رقم دو صد بیس روپے (۲۲۰ روپے) خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بطور امانت جمع ہے میرے تمام بہن بھائیوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یہ امانتی رقم حاصل کرلوں۔ اس درخواست پر محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ۔ اور محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ دختران محترمہ زینب بی بی صاحبہ مرحومہ اور مکرم منظور احمد صاحب پسر مرحومہ کے تصدیقی دستخط درج ہیں۔ نیز صدر محلہ مکرم قاضی محمد منیر صاحب کے تصدیقی دستخط ہیں۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(۳) مکرم ماسٹر محمد انور خانصاحب سابق سکونت گھوگھا ضلع گورداسپور حال چک ۱۸۱۸ ضلع منٹگمری سے معلوم ہوا ہے کہ مکرم چوہدری نور احمد خانصاحب ولد حاکم خانصاحب سابق سکونت موضع سارچور ضلع گورداسپور حال ساکن چک ۱۱۲ گ ب ضلع لائلپور گذشتہ سال فوت ہوچکے ہیں اور یہ کہ مرحوم کے وارث یہ ہیں (۱) چوہدری محمد طفیل صاحب پسر (۲) محترمہ سردار بیگم صاحبہ (۳) محترمہ اقبال نصرت دختران (۴) ایک بیوہ۔ اور یہ کہ بسلسلہ اراضی اسلام پور اسٹیٹ واقعہ سندھ مرحوم کی رقم مبلغ -/۸۰۰ واجب الادا ہے۔ اس رقم کے مندرجہ بالا ورثاء حقدار قرار پاتے ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔ اس کے بعد کوئی اعتراض نہیں سنا جائے گا اور چوہدری نور احمد صاحب مرحوم کے نام پر ملنے والی رقم مندرجہ چار وارثوں کو دیدی جائے گی۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ایک ضروری اعلان

نظارت تعلیم کی طرف سے مسجد مبارک کی ضروریات کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں اعلانات ہوتے رہتے ہیں۔ ان تحریکات کے جواب میں بعض اوقات بعض احباب جماعت غلطی سے ناظر تعلیم کے نام رقوم بھجوا دیتے ہیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ ایسی تمام رقوم افسر صاحب خزانہ کے نام آنی چاہئیں۔ وہ وصول کرکے متعلقہ مد میں رقم جمع کردیتے ہیں اور اطلاع متعلقہ محکمہ کو بھجوا دیتے ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ایسی تمام رقوم افسر صاحب خزانہ کے نام بھجوایا کریں۔ (ناظر تعلیم)

درخواست دعا:۔ میرے دوست کرامت نور کراچی فسٹ ایئر کا اور مجیب اللہ خانصاحب ایل۔ ایس۔ ایم۔ ایف کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ (خواجہ عبد المومن گولبازار۔ ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیدار ۳۰؍اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

نام جماعت و ضلع

باٹاپور ضلع لاہور

صوفی عطاء اللہ صاحب۔ پریذیڈنٹ، سیکرٹری مال

انور آباد ضلع لاڑکانہ

محمد انور صاحب۔ سیکرٹری مال

نام جماعت و ضلع

محلہ دار الصدر غربی الف

ربوہ ضلع جھنگ

محمود احمد صاحب اسلم۔ سیکرٹری ۔۔۔ (پروفیسر محمد شریف صاحب خالد سیکرٹری تعلیم)

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے مالی سال کے پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔ تدریجی بجٹ کے لحاظ سے اب تک مجالس کو تمام مدات میں بجٹ کا قریباً نصف حصہ وصول کرکے مرکز میں بھجوا دینا چاہیئے۔ لیکن اب تک بمشکل بجٹ کا ایک چوتھائی وصول ہوا ہے۔ بالخصوص چندہ مجلس۔ تعمیر دفتر اور سالانہ اجتماع کی مدات میں وصولی کی رفتار بہت ہی کم ہے۔

تمام قائدین مقامی و ضلع و علاقہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مجلس کے دوسرے مقررہ پروگراموں کے ساتھ ساتھ چندہ جات کی فراہمی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ خدام بھائیوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ عہدیداروں سے تعاون فرمائیں اور مالی قربانی میں دل کھول کر حصہ لیں۔

مجھے امید ہے کہ آمد میں جو وقتی کمی آگئی ہے وہ خدام کے تعاون اور عہدیداروں کی کوششوں کے نتیجہ میں انشاء اللہ تعالیٰ جلد پوری ہو جائے گی۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا برائے عازمین حج

مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح اطلاع دیتے ہیں کہ لائلپور سے مکرم شیخ محمد اسحٰق صاحب برادر خورد محترم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ مغربی پاکستان امسال بذریعہ ہوائی جہاز ماہ مئی میں حج پر تشریف لے جارہے ہیں۔ ان کے ہمراہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب کی ہمشیرہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اور تین بھانجیاں محترم مریم صدیقہ صاحبہ بی۔ اے۔ محترمہ منورہ سلطانہ صاحبہ اور محترمہ ممتاز بشریٰ صاحبہ بھی حج پر جارہی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو حج کی برکات سے متمتع فرمائے اور بخیریت واپس لائے۔ (بشیر احمد بی اے واقف زندگی وکیل المال اوّل)

امتحان مقابلہ

مئی ۶۱ء کے دوسرے ہفتہ میں۔ ای پی واپڈا۔ اکاؤنٹنٹس اپرنٹسز ڈائرکٹریٹ آف اکاؤنٹس۔ مضامین: (۱) پریس ڈرافٹ (۲) ریاضی (۳) جنرل نالج۔ عرصہ اپرنٹس شپ دو سال۔ وظیفہ سال اوّل -/۱۵۰ ماہوار و سال دوم -/۱۷۰ علاوہ الاؤنس۔ تنخواہ اکاؤنٹنٹ ۲۶۰-۲۰-۵۰۰-۲۵-۶۵۰۔

شرائط: گریجوایٹ سیکنڈ کلاس آنرز ڈگری یا سیکنڈ کلاس ایم اے ایم ایس سی یا ایم کام۔ عمر ۱؍۵؍۶۱ کو ۲۵ تک۔

درخواستیں ۲۰؍۴؍۶۱ تک بشمول مصدقہ نقول سندات بنام ڈائرکٹر آف اکاؤنٹس ای پی واپڈا ۱۱۲ موتی جھیل ڈھاکہ ۲ (ناظر تعلیم)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اعلان نکاح

برادرم چوہدری محمد اسلم ولد چوہدری حسین خان ساکن گوٹھ دیہہ اڈا کا نکاح عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم بنت چوہدری شاہ محمد صاحب ساکن گوٹھ احمدیہ ڈاکخانہ پٹھورو ضلع تھرپارکر کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ پندرہ صد روپے پر چوہدری محمود احمد صاحب نے مورخہ ۱۴/۳/۶۱ بروز جمعۃ الوداع کو اعلان فرمایا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(شریف احمد جماعت احمدیہ گوٹھ دیہہ اڈا تعلقہ ٹنڈو الہیار ضلع حیدرآباد)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا قمر المنیر احمد عارضہ بخار و گلے کی خرابی سے سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خورشید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

(۲) میرا بڑا بھائی شریف احمد ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ میں احباب جماعت بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے اس کی بریت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(رفیق احمد خان)

"قومی پرچم کو سربلند رکھ کر ملک کے وقار میں اضافہ کریں"

کوہاٹ میں سگنلز کور سے صدر ایوب کا خطاب

کوہاٹ ۱۷ اپریل۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل کور آف سگنلز کو قومی پرچم پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے عظیم الشان علم برداروں نے ہمارے لئے بڑی درخشندہ روایات چھوڑی ہیں۔ جن کو برقرار رکھنا ہمارا فرض ہے۔ اس موقعہ پر ایک شاندار پریڈ بھی ہوئی۔ جس سے صدر نے خطاب کیا۔

انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کو جو قومی پرچم پیش کیا گیا ہے اس کے ساتھ ہی آپ پر یہ اہم ذمہ داری بھی عائد ہو گئی ہے کہ آپ اس جھنڈے کا وقار اور ملک کی عزت برقرار رکھیں آپ نے کہا کہ سگنل کور سے پرانی وابستگی کے باعث مجھے یقین ہے کہ آپ اس فرض سے اچھی طرح عہدہ برآ ہوں گے۔ آپ نے کہا کہ قومی پرچم اس بات کی علامت ہے کہ قوم آپ پر اعتماد کرتی ہے اور آپ کو قومی پرچم دے کر پوری قوم نے آپ کو اپنی عزت اور اعتماد کا محافظ مقرر کیا ہے۔ یہ ایک خاص اعزاز ہے جو آپ کو دیا گیا ہے اس موقع پر میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ قدیم زمانہ سے ملکی پرچم قوم کی عزت اور خود مختاری کا نشان سمجھا جاتا ہے اس کی حفاظت ایک اہم ذمہ داری ہے اور مجھے امید ہے آپ اس فرض کو اچھی طرح انجام دیں گے۔

صدر نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ قومی پرچم حاصل کرنے کی تقریب ایسے موقع پر منائی جا رہی ہے جبکہ سگنلز کور اپنی پچاس سالہ خدمات کی تکمیل پر گولڈن جوبلی منا رہی ہے اس اعتبار سے آج کا دن سگنلز کور کی تاریخ میں ایک یادگار اہمیت کا حامل رہے گا۔ میں اس موقع پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا ہمارے قومی پرچم کی عظمت ہمیشہ برقرار رکھے اور آپ کو ہمیشہ اس پرچم کو سربلند رکھنے کی ہمت اور توفیق عطا فرماوے آمین"

پاکستان پائندہ باد

کیوبا میں لام بندی جاری ہے

ہوانا ۱۷ اپریل کل کیوبا کے شہریوں اور فضائی اڈوں پر وزیر اعظم کاسترو کے مخالفوں نے بمباری کی تھی اور وزیر اعظم نے امریکہ پر جارحیت کا الزام عائد کیا تھا۔ اس بمباری کے بعد ملک میں عام لام بندی جاری ہے۔ بمباری سے سات افراد ہلاک اور ۱۹ مجروح ہوئے۔

کانگرس میں پیش کرنے کے لئے کوئی ایسا بل تیار نہیں کیا جس کے تحت امریکی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہو کہ وہ نیٹو کے بعض دوست ملکوں کے اشتراک سے ایٹمی اسلحہ تیار کرے

زرعی کارپوریشنیں جولائی تک کام شروع کر دیں گی

لاہور ۱۷ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے دونوں صوبوں میں زرعی ترقی کی کارپوریشنیں اس سال جولائی تک قائم کر دی جائیں گی۔ وزیر خوراک و زراعت کی قیادت میں کارپوریشنوں کے منشور کا مسودہ مکمل کرنے کے لئے جو ورکنگ پارٹی قائم کی گئی تھی اس کا اجلاس تقریباً ایک ماہ بعد پھر ہوگا جس میں منشور کے مسودہ کے بارے میں صوبائی حکومتوں کے نظریات پر غور کیا جائے گا۔

مقبوضہ کشمیر میں غذائی قلت پر احتجاج

سیالکوٹ ۱۷ اپریل۔ بھارتی مقبوضہ کشمیر کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں اودھم پور میں ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے ایک جلسہ پر بخشی پولیس کے لاٹھی چارج سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ تیرہ افراد کو شدید زخم آئے۔ یہ جلسہ غذائی قلت کے خلاف احتجاج کے لئے کیا گیا تھا۔ مقرروں نے بخشی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ غذائی قلت دور کرنے میں ناکام رہی ہے۔

اسلام بے مثال انسانی حقوق کا ضامن ہے

پشاور یونیورسٹی کے طلبہ سے وزیر قانون جناب محمد ابراہیم کا خطاب

پشاور ۱۷ اپریل۔ وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے کل پشاور یونیورسٹی لاء کالج کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام بے مثال انسانی حقوق عطا کرتا ہے اس لئے اس نے لوگوں کے دلوں اور ذہنوں کو فتح کر لیا اسلام کے مقابلے میں دوسرے مذاہب نے شخصی آزادیوں کا زیادہ خیال نہیں رکھا۔

مسٹر محمد ابراہیم نے کہا "ایک مملکت میں رہنے والے سب شہریوں کو جہاں حقوق حاصل ہوتے ہیں وہاں ان پر انفرادی و اجتماعی ذمہ داریاں بھی عاید ہوتی ہیں۔ مملکت میں لوگوں کو ضروری آزادیاں دی جاتی ہیں ساتھ ہی ان آزادیوں پر بعض پابندیاں بھی عاید کر دی جاتی ہیں تا کہ معاشرہ کا تحفظ ہو سکے۔ وزیر قانون سے پہلے اٹارنی جنرل چوہدری نذیر احمد خاں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ملک میں بار (وکیلوں) اور عدلیہ ۴

۴ کی آزادی کے بغیر جمہوریت کی باتیں کرنا بے کار ہے اور ان کے بغیر جمہوریت بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔

درخواستِ دعا

لیفٹیننٹ چوہدری بدرالدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۳۶۹ ج ب جودھا نگری ضلع لائلپور کے بھائی چوہدری عبدالمجید صاحب تین چار روز علیل رہ کر ۴/۶۱ کو وفات پا گئے مرحوم بھائی کے داغ مفارقت کے علاوہ لیفٹیننٹ صاحب موصوف پر دو گھروں کی نگہداشت اور زمینداره کی نگرانی کا بار گراں آ پڑا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کے پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

(عزیز احمد نائب ناظر بیت المال)

بھارتی پولیس کی فائرنگ سے ۱۵ زخمی

امپھال ۱۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ شمال مشرقی بھارت کی ریاست منی پور میں کل پولیس نے ریاستی کونسل کے ایک رکن کو گرفتار کرنے کی کوشش کی تو عوام نے مداخلت کی۔ ریاستی عوام کا ہجوم مختلف قسم کے ہتھیاروں سے لیس تھا۔ اسے منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس کے بم پھینکے گئے۔ لیکن اس پر بھی مشتعل ہجوم منتشر نہ ہوا۔ تو پولیس نے گولی چلا دی۔ جس سے پندرہ اشخاص زخمی ہو گئے۔ تین زخمیوں کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

واشنگٹن ۱۷ اپریل۔ دفتر خارجہ کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ موجودہ حکومت نے

اعلان نکاح

میرے بیٹے عبدالحلیم صاحب کا نکاح سلیمہ بیگم بنت میاں فضل دین صاحب زرگر مرحوم آف پھیرو چیچی سے مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۶۱ء کو محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ میں مولوی قمر الدین صاحب نے پڑھایا۔ عبدالحلیم صاحب مولوی میاں محمد عبداللہ صاحب صراف مرحوم امیر جماعت پھیرو چیچی کے پوتے اور سلیمہ بیگم مولوی صاحب کی نواسی ہیں۔

احباب اس رشتہ کو دونوں فریقین کے لئے بابرکت اور رشتہ داری میں مزید تقویت والا ثابت کرنے کی دعا فرمائیں۔

(عبدالرحیم صراف جڑانوالہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴